انبیاء اور رسل کو اس نور سے ان کے مراتب کے مطابق حصہ ملتا رہا اور ملتا رہے گا چنانچہ تیرہویں صدی ہجری میں جب قرآن شریف کا علم دنیا سے اٹھ گیا تھا اور اس خلعت نورانی کا کوئی وارث نہ رہا تھا تو اللہ تعالےٰ نے چودہویں صدی کے سر پر ایک مجدد مبعوث فرمایا۔ آپ تلاش کرکے دیکھ لو کہ کل دنیا میں قرآن شریف کے ساتھ کس کو زیادہ محبت ہے اور کہاں پر اس کے دقائق اور حقائق بیان کئے جاتے ہیں اور کون جماعت قرآن شریف کی محبت اور عشق میں محو ہو رہی ہے اور کہ [illegible] اپنا اثاثہ اسلام میں ہی خرچ کر رہے ہیں۔ اگر انصاف سے کوئی دیکھیگا تو سوائے حضرت اقدس مرزا صاحب اور احمدی جماعت کے اور کسی کو دنیا بھر میں نہ پائے گا جس سے ثابت ہوا کہ وہ نورانی جسم [illegible] بیان کیا گیا ہے وہ حضرت مسیح موعود کو عطا ہو گیا ہے اور ان پر کبھی موت وارد نہیں ہو سکتی۔ [illegible] کا بیان واضح یوں ہے۔ کہ اگر قیامت تک روزانہ ایک ہی ایسا شخص زندہ رہا جو اس بات کا یقین رکھتا ہو کہ چودہویں صدی ہجری کے سر پر ایک شخص نے دعویٰ مجدد اسلام ہونے کا کیا تھا۔ اور وہ درحقیقت اسی [illegible] ہی تھا۔ اور مزید برآں اس کے دعوے مسیح موعود اور مہدی مسعود ہونے کے برحق ہیں۔ اور ایسے شخص کے پاس مکتوبات حضرت اقدس کے بھی موجود ہوں اور ان پر وہ یقین کامل رکھتا ہو اور انشاء اللہ تعالےٰ مزید [illegible] صاحب قیامت تک بہت رہیں گے۔ تو حیات [illegible] حضرت مرزا صاحب کی ثابت ہو گئی۔ اب ان کی [illegible] اگر کوئی اپنی ہوا نفس سے کسی کا فر [illegible] کی کوئی [illegible] کرے تو اس سے حضرت اقدس مرزا صاحب کا اور احمدی سلسلہ کا کیا بگڑتا ہے ہمیں تو خدا تعالےٰ سے بہت سی امیدیں ہیں اور ہم اسی [illegible] کرتے ہیں۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے۔ کہ حضرت اقدس مرزا صاحب اب ہرگز فوت نہ ہوں گے [illegible] اپنے مجلس [illegible] سے جا ملیگا [illegible] مرزا صاحب کی روحانیت اور ان کے ارشادات [illegible] رنگ و ریشہ میں سرایت کر گئے ہیں۔ اور [illegible] جو ان کے طفیل سے ہم میں پیدا ہو گئی ہے۔ اور وہ [illegible] ہمارے تنگ پیچھے چل رہا ہے اور وہ تائید روح القدس جو ہر وقت الحمدللہ ہمارے شامل حال ہے۔ اور وہ سوز و گداز اور خشوع و خضوع جو نمازوں میں ہمیں ملتا ہے اور وہ قتل دجال اور کسر صلیب جو ہم سے [illegible] کیا ہے اور جو اسلام کا لیظہرہ علی الدین کلہ کا نظارہ ہم نے مشاہدہ کیا ہو اور وہ صداقت نبوت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور انبیاء سابقین علیہم السلام جو ہمارے دلوں میں میخوں کی طرح ٹھونک دی گئی ہے۔ اور وہ مزے درس قرآن شریف کے جو ہمیں ملتے ہیں اور وہ مضامین ریویو کے جو ہماری نظروں سے گذر چکے ہیں اور دیگر وہ آیات بینات حضرت مرزا صاحب کی جو ہم [illegible] ہیں اور دیکھ چکے ہیں جن کی خبر تیس سال قبل دیگئی تھی اور وہ رونق جو قادیان میں یا جہاں کہیں قدم مبارک حضرت مسیح موعودؑ کا پڑ جاتا ہے [illegible] یہ باتیں ہرگز ہرگز فنا نہ ہونگی [illegible] تاریخی ہو چکی ہیں۔ اور اسلام کی تاریخ سے ان کا مٹا دینا کسی سے ممکن نہ [illegible] ہے اور نہ آئندہ ہوگا۔ احمدی جماعت انشاء اللہ العزیز قیامت تک قائم رہے گی ان کے ساتھ ساتھ ہی حضرت اقدس بھی زندہ رہیں گے ماشاء اللہ [illegible] لم یشاء لم یکن۔

[illegible] خوش ہست [illegible] اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کیوجہ سے وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل الخ اور من کان یعبد محمدا الخ کا کہنے والا ایک شخص ہوتا تو آپ اسی ایک بزرگ کی برکت سے ساری احمدی جماعت مرتد سے بچ گئی رہی ہے اور پھر [illegible] کر لیا ہے۔ اور پھر تمہیں اس وقت دنیا اور آخرت میں رسوائی ہوگی اور سوا دانت پیسنے کے کچھ چارہ نہ ہو گا۔ سنو اشعار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام دائماً ابداً

آنان کہ گشت کوچہ جانان مقام شان
ثبت است بر جریدہ عالم دوام شان
ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
میرد کسے کہ نیست مرامش مرام شان
اے مردہ دل مکوش پے ہجو اہل دل
جہل و قصور تست نہ نقص کلام شان

والسلام علی من اتبع الہدےٰ
خلیفہ رشید الدین - ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء

پیغام صلح لاہور میں جو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا لیکچر پیغام صلح پڑھا جانا ہے وہ ۲۱ جون کو نہیں پڑھا جائیگا۔ اور سردست اس کیواسطے کوئی اور تاریخ بھی مقرر نہیں ہوئی۔ جب ہوگی۔ دوستوں کو بذریعہ اخبار یا اگر وقت کم ہوا تو بذریعہ خطوط خواجہ کمال الدین صاحب لاہور سے کر دیں گے۔

ایھا الاخوان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں حضرت اقدس حضور مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مخلص عشاق کی خاطر و نیز اس لئے بھی کہ حضرت کے الفاظ و طرز خط محفوظ رہیں۔ حضور کے اصل خطوط کو جو آپ نے وقتاً فوقتاً مجھے تحریر فرمائے ہیں۔ چھپوا کر بھائیوں کی خدمت میں تقسیم کرنے کا ارادہ کیا ہے اور ان کے آخر میں وہ نسخہ جات جو حضور نے وقتاً فوقتاً اپنے بعض دوستوں کی بیماریوں میں تجویز فرمائے ہیں اور مجھے مل سکے ہیں۔ بنظر فائدہ عام لکھ دئے ہیں پس کیا ہی بہتر ہو کہ ایسے نسخہ جات جس جس بھائی کے پاس حضور کے قلمی موجود ہوں اور وہ چاہیں۔ کہ اس مجموعہ کے ساتھ شائع ہو جاویں۔ تو مہربانی کرکے مجھے عاریتاً صرف نقل کرنے کے لئے بھیجدیں بعد نقل میں بڑی احتیاط سے ان کے پاس بھیجدینے کا ذمہ وار ہوں۔ لیکن اس میں دیر نہ ہونی چاہیئے۔ کار ثواب ہے اور ساتھ ہی یہ بھی لکھدیں کہ کن شکایات کیلئے نسخہ تجویز ہوا تھا اور اس کا نتیجہ کیا ہوا۔ ایسے تمام نسخہ جات اس پتہ سے آنے چاہئیں

حکیم محمد حسین قریشی - حویلی کابلی مل - لاہور

براہین احمدیہ اور درثمین کے متعلق خاص رعایت کا
اشتہار آخری صفحہ پر ملاحظہ ہو

ضرورت

بدر میں ڈیڑھ پریسمینوں کی ضرورت ہے اور ایک خوشنویس کاتب کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔ باقی امور بذریعہ خط و کتابت طے ہونے چاہئیں۔

ڈاک خلیفۃ المسیح حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈاک اس قدر ہوتی ہے کہ وہ ان خطوط کے جواب خود نہیں لکھ سکتے بعض دوست خطوط میں یہ خواہش ظاہر کرتے ہیں کہ حضرت اپنے ہاتھ سے خط کا جواب لکھیں ایسی خواہش اگرچہ بلحاظ محبت کے ہے تاہم حضرت خلیفہ صاحب کے حالات اور مصروفیت پر احباب کو نگاہ کرنی چاہیئے۔

صادق کا خط

اپنے صادق دوستوں کے نام

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

مین خط کیون لکھتا ہون

خدا کے صادق رسول کے صادق مریدو! خدا کی طرف سے سلامتی اور رحمت اور برکت تم پر ہو ایسے وقت مین جبکہ تمہین اپنے مرشد و ہادی کی جدائی کا صدمہ اُٹھانا پڑا ہے اور تمہارے دل اس صدمہ سے اندوہگین ہین۔ میرا جی چاہتا ہے کہ تم کو ایک ہمدردی کا خط لکھون۔ جو تمہارے واسطے تسکین کا موجب ہو نہ صرف اس واسطے کہ میرا دل بھی اس حادثہ سے تمہاری طرح دردمند ہوا ہے بلکہ اس واسطے بھی میرا خط لکھنا ضروری ہوا کہ تم جانتے ہو کہ مین ایک خط نویس ہون تمہارے پیارے امام کے وقت بھی خطوط نویسی کا کام میرے سپرد تھا اور اب اس کے خلیفہ نے خدا کی مدد اور نصرت اوس کے ساتھ ہو میرے سپرد یہی خطوط نویسی کا کام قایم رکھا ہے مین تمہارے دلون کے اس جوش اور محبت سے آگاہ ہون جو تمہارے اُن خطوط سے ظاہر ہوتا تھا جو تم حضرت خلیفۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت مین لکھا کرتے تھے اور مینے ان خطوط کو بھی پڑہا ہے جو تم نے اب حضرت کی وفات پر اپنے دلون کے رنج کے اظہار مین لکھے ہین اور ان پرجوش اور مخلصانہ الفاظ کو بھی دیکھا ہے۔ جنمین تم نے خدا کے مسیح کے خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے پس مین آپ سے اجازت چاہتا ہون کہ مین آپ کو ایک خط لکھون۔

یہ خط کیا ہے

پیارے بہائیو! میرا خط کیا ہے ایک دلی درد کا اظہار ہے تیرہ سو سال کے بعد خدا کا ایک نبی دنیا مین آیا۔ وہ آیا۔ اور دنیا مین رہا اور دنیا سے چلا بھی گیا۔ پر ہنوز کثیر حصہ مخلوقات کا وہ ہے جس نے اوس کو نہ پہچانا۔ اور نہ مانا۔ اور بہتون نے اس کی طرف توجہ بھی نہ کی اور ایسے بھی ہوئے جنھون نے اس کی مخالفت کی اور اوس کو دکھ دیا اور اس کی ساری عمر مین ان بدقسمتون نے سوائے آزار دہی کے اور کوئی تجویز نہ کی اور ان کے نصیبے مین نہ ہوا۔ کہ وہ خدا کے پیارے سے ایک نیک دعا لے لیتے۔ ان لوگون کی وہ مثال ہے جن کا ذکر حدیث قدسی مین آیا ہے۔ کہ اللہ تعالی قیامت کے دن انسان کو کہیگا کہ اے ابن آدم مین مریض ہوا تھا۔ تو میری عیادت کو نہ آیا۔ مینے تجھسے کہانا مانگا تہا تو نے مجہے نہ دیا مینے تجھسے پانی مانگا تہا پر تونے نہ پلایا۔ انسان کہے گا تو رب العالمین ہے مین کس طرح تیری عیادت کرتا اور کس طرح تجھے کہانا کہلاتا اور کس طرح تجھے پانی پلاتا۔ خدا تعالی فرمائیگا کہ میرا فلانا بندہ بیمار ہوا تہا اگر تو اس کی بیمار پرسی کرتا۔ تو مجھے اسکے پاس پاتا۔ اگر تو فلان بندے کو کہلاتا اور پلاتا۔ تو اس کہانے اور پانی کو آج میرے پاس پاتا۔ معلوم نہین کہ کس کس بندے کیطرف خدا تعالے اس مین اشارہ کریگا مگر اس مین کیا شک ہوسکتا ہے کہ خدا تعالے کے خاص بندون اس کے مرسلین اور مامورین کی عیادت کرنا اور ان کو کہانا اور پانی دینا۔ خدا تو غنی ہے وہ کسی چیز کا محتاج نہین کہ اس سے پیار کرنیوالے اپنی محبت کے جوش مین اوس کی دعوت کرین اور اوسکو روٹی کھلائین لیکن چونکہ انسان آخر انسان ہے اور وہ اپنی محبت کا اظہار انسانیت کے رنگ مین ہی کر سکتا ہے اس واسطے خدا نے اپنے خاص بندونکو دنیا مین بھیجا ہے تاکہ اُس کے نام پر جو کوئی ان بندون کی خدمت کرے وہ خدا کی خدمت سمجھی جائے افسوس انپر صد ہزار افسوس۔ جنہون نے خدا کے برگزیدے کو سوائے گالیون کے کوئی تحفہ نہ بہیجا اور سوائے اعتراضات کے کوئی دعوت سامنے پیش نہ کی وہ دنیا مین آیا اور چل دیا پر انہون نے اپنے واسطے سوائے جہنم کا کندہ بننے کے اور کسی بات کی طیاری نہ کی۔ پر مبارک ہو تم پر میرے بہائیو! کہ خدا تعالے نے ایسی تاریکی کے زمانہ مین تمہاری دستگیری کی اور تمہین اپنے مہدی کے ذریعہ سے ہدایت یافتہ بنایا اور اپنے مسیح کے طفیل تمہارے روحون کو بدیون سے اور بداعتقادات سے نجات دی۔ خدا کا فضل تم پر زیادہ سے زیادہ ہو کہ تم آسمان پر خدا کے رسول کے ساتھیون مین لکھے گئے اور خدا نے تمہین ایک خاص کام کیواسطے برگزیدہ کیا۔

ضرور تھا کہ ایسا ہو

لیکن میرے پیارو تم غم نہ کرو اور حزین مت ہو۔ کیونکہ ضرور تہا کہ ایسا ہوتا تاکہ تم آزمائے جاؤ اور خدا کے لئے دشمنون سے دکھ اٹھاکر اور ناگوار باتین سن کر پختہ ہو جاؤ اور تاکہ تمہارے ساتھ بھی وہ سنت پوری ہو جائے۔ جو صحابہ رسول کریم حضرت محمد مصطفٰے کے ساتھ ہوئی تھی۔ کہ آن حضرت جب فوت ہوئے۔ تو سبنے آپ کی وفات کو قبل از وقت سمجھا اور مخالفون نے اعتراض کئے کہ قیصر و کسریٰ کی چابیان جن کے متعلق پیشگوئی تہی۔ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہاتھ مین دیجاوینگی وہ کہان ہین۔ اور مسیلمہ جو نبوت کا دعوے کرتا تہا وہ زندہ تہا اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے پس عرب کے لوگ بگڑے۔ کہ اگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم صادق نبی ہوتا۔ تو وہ ایک کاذب مدعی کی زندگی مین کیون مرجاتا ایسا ہی اسود عنسی بھی اس وقت کاذب نبی موجود تہا اور وہ زندہ تہا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وفات پاگئے پس یہ بات دشمنون کے ہاتھ ایک بڑی بات بن گئی اور صحابہ کو انہون نے طعن و تشنیع شروع کی اور بہت سے مرتد بھی ہوگئے اور وہ وقت اصحاب رسول پر بڑے دکھ کا وقت تہا مگر انہون نے سب برداشت کیا کیونکہ دشمنون کی خوشی چندروزہ تہی۔ اور تہوڑے عرصہ مین سب ہلاک ہوگئے اور خدا تعالے کے سب وعدے سچے ہوئے اور کوئی مخالف باقی نہ رہا۔ سو میرے دوستو! تم بھی اس وقت صبر سے کام لو اور صحابہ کا درجہ پاؤ۔ تم پر ہنوز ایسی تکلیف نہین آئی جیسی کہ اصحاب رسول پر تہی۔ پر چونکہ ہمارا مسیح محمدی تہا۔ اس واسطے ضرور ہوا۔ کہ ہم بھی اپنے امام کی وفات کے وقت اس قسم کے ابتلا مین پڑین جس قسم کے ابتلا مین اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پڑے تہے

اسوقت کے نئے اعتراضات

اس وقت جو اعتراضات مخالفین کی طرف سے ہم پر ہو رہے ہین اون مین سے بعض اس قسم کے ہین جو محض گالیون اور استہزا کے رنگ مین ہین ان کیطرف توجہ کی ضرورت نہین۔ بعض اس قسم کے جو خود حضرت کی زندگی مین بھی نادان لوگ کیا کرتے تہے اور اون کے جواب بہت دفعہ دئے جاچکے ہین۔ اور بعض اعتراضات اس قسم کے ہین جو خاص طور پر بذا واقعہ وفات مسیح موعود پر کئے جاتے ہین۔ اور وہ یہ ہین۔

۱۔ آپنے مطابق پیش گوئی اسی سال کی عمر نہین پائی۔ اور فوت ہوگئے۔ ۲۔ نکاح والی پیشگوئی پوری نہین ہوئی۔ ۳۔ پانچوین لڑکے والی پیش گوئی پوری نہین ہوئی۔ ۴۔ ثناء اللہ آپ کی زندگی مین نہین مرا۔ ۵۔ عبد الحکیم آپ کی زندگی مین نہین مرا۔ ۶۔ عبد الحکیم نے جو پیشگوئی کی تہی وہ پوری ہوگئی ہے۔

ان امور کے متعلق اگرچہ مبسوط مضامین بعد مین لکھے جائین گے۔ تاہم مین مختصر طور پر چند باتین اس جگہ

بیان کر دیتا ہوں جن سے ظاہر ہو جائیگا کہ مخالفین کے اعتراضات محض ضد اور تعصب اور جہالت پر مبنی ہیں یا جان بوجھ کر شرارت کی راہ سے کئے جاتے ہیں

اسی سال کی عمر

حضرت اقدس کو اپنی عمر کے متعلق جو الہام تھا اوس میں یہی اشارہ تھا کہ اسی سال کے قریب عمر آپ کی ہوگی۔ پانچ سال کم یا پانچ سال زیادہ * سو اوس کے مطابق جیسا کہ گذشتہ اخبار میں لکھا جا چکا ہے آپکی عمر ۷۵ سال کے قریب ہوئی اور جن اخبارات نے ۶۹ سال لکھے ہیں انہوں نے غلطی کھائی ہے۔ حضرت اقدس کی عادت تھی کہ وہ تاریخوں اور سنوں کی گنتی کیطرف بہت توجہ نہیں کرتے تھے اور ایسے امور ہمیشہ تخمیناً لکھدیا کرتے تھے۔ خود میں نے سنا ہے کہ آپنے فرمایا۔ ہم اپنی عمر کے متعلق کچھ ٹھیک نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ اس وقت بچپن کی عمروں کے لکھنے کا کوئی طریق نہ تھا اور ہمارے پاس کوئی ایسی یادداشت نہیں۔ پس آپ کی عمر کے متعلق ٹھیک طور پر خود آپ کو معلوم نہ تھا اور نہ آپنے کبھی اس طرف توجہ کی کہ اس کی ٹھیک تاریخ نکالنے کے پیچھے پڑ جائیں۔ خدا کے انبیاء ایسے امور میں پڑنا اپنے واسطے تضیع اوقات خیال کرتے ہیں۔ آپ نے تخمینہ کے طور پر ایک جگہ ۱۸۳۹ء بھی لکھا ہے۔ جس کے رو سے قمری ماہ کے لحاظ سے اب آپ کی عمر ۷۲ سال بنتی ہے اور جو ڈوئی کے متعلق آپ کا اشتہار ۱۹۰۲ء میں شائع ہوا تھا اوس میں آپنے اپنی عمر چھیاسٹھ سال سے زیادہ لکھی ہے اس حساب سے اب بلحاظ قمری مہینوں کے آپ کی عمر ۷۴ سال ہوتی ہے۔ لیکن ان سب سے زیادہ صحیح قول مرزا سلطان احمد صاحب کا معلوم ہوتا ہے جو کہ انہوں نے جنازہ میں شامل ہونے کے واسطے تشریف لانے پر فرمایا تھا کہ میرے پاس جو یادداشت ہے اس کے مطابق آپ کی پیدائش ۱۸۳۶ء یا ۱۸۳۷ء میں ہوئی تھی۔ اس لحاظ سے ۳۶-۳۷-۳۸-۳۹ اور ۴۰ پانچ سال ۶۵ اور ۶۰ سال پہلی صدی میں سے اور ۸ سال اس صدی کے کل ۷۰ ۸ ۶۰ + ۵ ۷۳ سال ہوئے اس میں دو سال قمری کے بڑھائے جائیں۔ تو ۷۵ سال ہوئے۔ غرض عمر کے متعلق کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ۷۵ یا ۷۶ بہرحال اسی کے قریب ہیں۔ لیکن اگر ایسا بھی نہ ہوتا اور آپ کی عمر اسی سال کے قریب نہ بھی ہوئی ہوتی۔ تب بھی کوئی جگہ اعتراض کی نہ تھی کیونکہ تازہ الہامات جو حضور اقدسؑ کو اپنی وفات کے متعلق ہوئے تھے اور جن کی اشاعت رسالہ الوصیۃ اور اخبارات میں ہو چکی تھی اور اس کے بعد کے بہت سے الہامات جو وفات کے متعلق ہوئے تھے ان سے پہلے الہام کا منسوخ ہونا ثابت ہوتا ہے یمحوا اللّٰہ ما یشاء و یثبت

نکاح والی پیشگوئی

اس پیشگوئی کے متعلق حضرت اقدسؑ نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں خود لکھدیا تھا۔ کہ خدا تعالےٰ نے اب اس کو منسوخ کر دیا ہے۔ چنانچہ اصل عبارت کتاب اس جگہ نقل کی جاتی ہے۔

" اور یہ امر کہ الہام میں یہ بھی تھا کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا ہے یہ درست ہے مگر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ اس نکاح کے ظہور کے لئے جو آسمان پر پڑھا گیا خدا کیطرف سے ایک شرط بھی تھی۔ جو اسیوقت شائع کی گئی تھی۔ اور وہ یہ کہ ایتھا المرأۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبک۔ پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کر دیا۔ تو نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا کیا آپ کو خبر نہیں کہ یمحوا اللّٰہ ما یشاء و یثبت نکاح آسمان پر پڑھا گیا یا عرش پر۔ مگر آخر وہ سب کارروائی شرطی تھی۔ شیطانی وساوس سے الگ ہو کر اس کو سوچنا چاہئے کیا یونسؑ کی پیشگوئی نکاح پڑھنے سے کچھ کم تھی۔ جسمیں بتلایا گیا تھا۔ کہ آسمان پر فیصلہ ہو چکا ہے۔ کہ چالیس دن تک اس قوم پر عذاب نازل ہوگا۔ مگر عذاب نازل نہ ہوا حالانکہ اس میں کسی شرط کی تصریح نہ تھی۔ پس وہ خدا جس نے اپنا ایسا ناطق فیصلہ منسوخ کر دیا۔ کیا اس پر مشکل تھا کہ اس نکاح کو بھی منسوخ یا کسی اور وقت پر ڈالدے "

اس کے بعد مخالف کو کوئی اعتراض کی گنجائش نہیں ہو سکتی کیونکہ حضرت نے خود لکھدیا تھا کہ اب اس کے پورا ہونے کی ضرورت نہیں۔ خدا تعالےٰ نے اس کو منسوخ کر دیا ہے۔

پانچواں لڑکا

پانچویں لڑکے کے متعلق بھی حضرت اقدس خود فیصلہ فرما چکے ہیں۔ کیونکہ یہ الہام دیر سے تھا۔ کہ خدا نے مجھے ایک پانچویں لڑکے کی بشارت دی ہے اور پھر جب صاحبزادہ محمود احمد کے ہاں لڑکا ہوا تو حضرت نے فرمایا تھا۔ کہ یہی وہ پانچواں لڑکا ہے کیونکہ پوتا بھی لڑکا ہی ہوتا ہے۔ ایسا ہی اب نشاء اللہ یہ پیشگوئی اپنے وقت پر پوری ہوگی۔

ثناء اللہ

ثناء اللہ کے متعلق حضرت اقدسؑ نے کوئی پیشگوئی نہ کی تھی۔ ہاں آپنے اس کے حق میں دعا کی تھی * سو اللہ تعالیٰ اپنی حکمت اور مصلحت کے مطابق انشاء اللہ اس دعا کو قبول کریگا اور اوس کے آثار نمودار ہوں گے اور ثناء اللہ اپنے کیفر کردار کو پہنچیگا اور ضرور پہنچے گا۔ اس موقعہ پر اس امر کو بخوبی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ حضرت اقدس نے کہیں اور کسی جگہ اپنی حیات یا وفات کو معیار اپنی صداقت یا کذب کا قرار نہیں دیا بلکہ آپنے ہمیشہ ایسے لفظ لکھے۔ کہ جو کاذب ہوگا وہ ہلاک ہوگا۔ وہ فنا ہوگا۔ سو ظاہر ہے کہ حضرت صاحب نہ ہلاک ہوئے اور نہ فنا ہوئے۔ کیونکہ اون کا سلسلہ اسیطرح موجود ہے ان کی قائم کردہ بنیاد مستحکم کھڑی ہے۔ چار لاکھ جماعت موجود ہے دین اسلام کی خدمت کے واسطے جو سلسلہ انہوں نے جاری کیا تھا وہ بدستور جاری ہے۔ ہاں ہلاک اور فنا ہونے کی مثال آپکے بالمقابل چراغدین جمونی نے دکھائی تھی۔ جس کا کوئی نام لینے والا باقی نہیں رہا۔ ڈوئی نے دکھائی۔ جو اتنے بڑے کارخانے کا مالک۔ اور دس پندرہ ہزار مرید کا پیر ہو کر اور کروڑوں روپے کا مالک ہو کر یکدم ایسا غرق ہوا کہ اس کا نام و نشان مٹ گیا۔ الٰہی بخش اکونٹنٹ ۔۔۔ نے دکھائی۔ غلام دستگیر قصوری نے دکھائی وغیرہ وغیرہ یہ سب ہلاک ہوئے فنا ہوئے اور ایسا ہی انشاء اللہ ثناء اللہ اور عبدالحکیم ہوں گے۔ لیکن حضرت اقدس زندہ ہیں اون کا روحانی فیض زندہ ہے۔ ان کا تمام کاروبار زندہ ہے وہ مر نہیں گئے۔ وہ قیامت تک زندہ رہیں گے۔ اور بدگو مخالف ان کے سلسلہ کو ترقی پاتے ہوئے دیکھ کر حسد اور بغض میں مر جائیں گے۔ اور حسرت کے ساتھ ہلاک ہو جائیں گے انشاء اللہ تعالےٰ۔

صادقان را نور حق تابد مدام
کاذبان مردند شد ترکی تمام

عبدالحکیم

مرتد اکڑ نے اس وقت بڑے دجل اور فریب سے کام لیا ہے وہ بالکل مسیلمہ کذاب کا بروز ثابت ہوا ہے۔ کیونکہ یہ بھی اپنے آپ کو مسیح اور مرسل من اللہ اور رحمۃ للعالمین کہتا ہے۔ اس نے بڑی بے ہودگی سے ایک چھوٹا سا رسالہ لکھا ہے۔ جسمیں زیادہ تر گندی گالیوں سے کام لیا ہے جیسا کہ ہمیشہ سے اس کا شیوہ ہے۔ جسمیں ایک تو یہ دجل کیا ہے کہ مرتد نے خود اپنے شائع کردہ الہامات میں تغیر و تبدل کیا ہے۔ گویا وہ آپ ہی خدا ہے۔ اور آپ ہی رسول ہے آپ ہی ملہم

* دیکھو حقیقۃ الوحی

* ثناء اللہ خود اہل حدیث ۲۶- اپریل ۱۹۰۷ء میں لکھتا ہے: دعا کی صورت میں فیصلہ کن نہیں ہو سکتی ۔۔۔ یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں نہ کوئی دانا اسے منظور کر سکتا ہے پس جب اس نے فیصلہ کی یہ راہ منظور نہ کی تو خود ہی جھوٹا ثابت ہو گیا۔

اور آپ ہی لکھتا ہے۔ اُسی الہام کو پہلے اور الفاظ میں لکھتا ہے پھر اسی کو وقتی ضرورت کے مطابق دوسری طرح لکھ لیتا ہے۔ حضرت کی وفات سے پہلے تو اخباروں اور رسالوں اور دستی خطوں میں جو ہمارے پاس موجود ہیں لکھتا رہا کہ حضرت اقدس ۲۱ ساون مطابق ۴۔ اگست "کو" فوت ہوں گے۔ چنانچہ پیسہ اخبار وغیرہ میں اس کا یہ شیطانی الہام چھپ بھی گیا تھا۔ اور پیسہ اخبار نے اس پر نوٹ بھی دیا ہے کہ عبدالحکیم نے اگر "تک" لکھا ہوتا۔ تو اس کی پیشگوئی درست ہوتی۔ اب ان باتوں کو سن کر کانے دجال نے اس چھوٹی کتاب میں بجائے **کو** کے "**تک**" لکھدیا ہے واہ رے دجال۔ صنعت ہو تو ایسی ہو۔

اس سے بھی بڑھ کر ایک۔ اور فریب اس مرتد نے اپنے رسالہ میں کیا ہے۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے الہامی الفاظ پر اقتصار کرنے کی بجائے حضرت اقدس کی ان عبارتوں کو نقل کر دیا ہے۔ جن کو آپ نے اپنے اجتہاد اور تفہیم سے لکھا تھا۔ اس جگہ یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ عبدالحکیم ہو یا ثناء اللہ ہو یا کوئی اور ہو۔ ہمیں اس کے متعلق اللہ تعالےٰ کی اس وحی کے الفاظ کو سب سے پہلے دیکھنا چاہیئے۔ جو خدا نے اپنے رسول پر نازل کی تھی۔ نہ کہ اس اجتہاد اور تفہیم کی طرف جانا چاہیئے۔ جو مامور من اللہ یا آپ کے کسی خادم نے اس پر بطور تشریح کے لکھے ہوں۔ کیونکہ پیشگوئیوں کی اصل حقیقت ان کے پورا ہونے کے وقت ظاہر ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے۔ کہ نبی کو بھی ان کے متعلق اجتہادی غلطی لگے جیسا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہجرت بجائے مکہ کے یمامہ کی طرف سمجھی تھی۔ غرض حضرت کے جو الفاظ الہامی عبدالحکیم کے متعلق تھے۔ وہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں ناظرین خود انصاف کر سکتے ہیں کہ کیا ان میں کوئی ایسا لفظ ہے کہ عبدالحکیم آپ کی حیات میں ہلاک ہوگا۔

"خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا۔ ربِّ فرق بین صادق و کاذب۔ انت تری کل مصلح و صادق"

یہ خدا تعالیٰ کی وحی ہے۔ جو عبدالحکیم کے متعلق ہے اور یہ اپنے وقت پر انشاء اللہ پوری ہوگی اور کاذب کا نام مٹ جائیگا۔ اور کوئی اس کا ذکر کرنے والا باقی نہ رہیگا۔

باقی رہا یہ امر کہ عبدالحکیم نے پیش گوئی حضرت اقدس کی وفات کے متعلق کی تھی۔ سو اس کے متعلق اول تو یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ جبکہ حضرت اقدس نے خود ہی رسالہ الوصیۃ میں اپنی وفات کے متعلق پیشگوئی شائع کر دی تھی۔ کہ اب میری وفات قریب ہے۔ تو پھر ہر کہ ومہ اس پیشگوئی کو سن کر جو چاہتا کہہ سکتا تھا۔ اس میں کوئی بہادری نہ تھی اور نہ کسی الہام کی ضرورت ہے۔ دوم عبدالحکیم نے اول تین سال کی پیشگوئی کی۔ پھر اس کو منسوخ کرکے چودہ ماہ کی پیشگوئی کی پھر اس کو بھی منسوخ کرکے یہ پیشگوئی کی۔ کہ ۴ اگست کو مرزا صاحب فوت ہوں گے۔ پہلی دو پیشگوئیاں اس نے خود ہی منسوخ کر دیں اور تیسری یعنی ۴۔ اگست والے الہام کو خدا تعالےٰ نے شیطانی ثابت کر دیا۔ پس عبدالحکیم ہر حال میں جھوٹا ثابت ہوا۔ اور تبصرہ میں جو حضرت اقدس نے لکھا تھا۔ کہ عبدالحکیم کی پیشگوئی چودہ ماہ والی جھوٹی ثابت کرنے کے واسطے عمر بڑھائی جائے گی۔ سو جب عبدالحکیم نے خود ہی وہ پیشگوئی منسوخ کر دی۔ اس کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہ رہی اور اوس کو شیطانی ملہم ثابت کرنے کا جو منشا رہا۔ وہ اوس کی ۴۔ اگست والی پیشگوئی کے صاف جھوٹا ہونے سے پورا ہو گیا۔ فالحمد للّٰہ

ہمارا مسیح زندہ ہے

اس جگہ حضرت مولوی نور الدین صاحب کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ لکھدینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جس میں حضرت موصوف نے ثابت کیا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب زندہ ہیں مرے نہیں آپ نے فرمایا۔ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل الله اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون۔

حدیث شریف میں آیا ہے المبطون شہید تمام لوگ بالاتفاق اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود کی توفی اسہال سے ہوئی۔ خواہ بقول مخالفین یہ اسہال ہیضے کے سمجھے جاویں یا پرانی بیماری جو بموجب پیشگوئی آپ کے لاحق حال تھی۔ پس یہ قوی شہادت ہے مگر اس قتل کے ساتھ فی سبیل اللہ کی قید موجود ہے سو ہم اس بات کا ثبوت دیتے ہیں۔ کہ ہمارے سید و مولیٰ کی توفی بحالت مبطون ہونے کے فی سبیل اللہ ہوئی۔ آپ نے آخری لیکچر جو تیار کیا تھا اس کا نام پیغام صلح ہے اب صلح وہیں ہو سکتی ہے جہاں جنگ ہے آپ نے تو صلح کا پیام دے کر یہ سمجھایا۔ کہ اب اس جنگ کا خاتمہ ہے اور ہم نے فرمایا۔ کہ الرحیل۔ ہم تجھے اسی جنگ کی حالت میں رفع دینا چاہتے ہیں۔

آپ نے منشی میراں بخش صاحب کے مکان پر فیصلہ آسمانی سنایا پھر جلسہ اعظم مذاہب میں آپ کی ایک تقریر ہوئی۔ پھر شہر کے جنوبی حصہ میں ایک عظیم الشان لیکچر ہوا پھر جو تھا موقعہ تھا۔ جہاں ہمیں اپنا قائم مقام کے بھیجا پھر پانچواں موقعہ وہ تھا۔ جب کہ تمام امراء کی دعوت کی اور انہیں اپنے عقائد سے خبردار کیا۔ دار السلطنت میں پانچ تقریروں کے ساتھ میں تو تبلیغ کر دی۔ اب اس سے زیادہ اور کیا کام تھا جو آپ کے ذمے باقی رہ گیا تھا۔ پس خدا تعالےٰ نے فرمایا کہ مسلمانو! خبردار ہو کر سن لو کہ جو لوگ تبلیغ و تبلیغ کے ارادہ کے جہاد میں شہید ہوا تم اسے میت اور اموات سے نہ کہو بلکہ زندہ کہو۔

میں ہرگز کسی احمدی کے لئے جائز نہیں سمجھتا کہ وہ اپنے مسیح کو مردہ کہے بلکہ ضروری ہے۔ کہ اسے زندہ کہا جائے۔ یہ میرا حکم نہیں ہے بلکہ خدا تعالےٰ کا حکم ہے۔ درحقیقت انسان پر جب موت آتی ہے تو اس کے اجزا متفرق ہو جاتے ہیں مگر دیکھو اس کے مرید بمنزلہ اجزاء کے ہیں وہ بجائے اس کے کہ متفرق ہوں۔ انہیں وحدت کی روح پھونکی گئی۔

اس کے آگے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں انعام ملنے کے لئے کچھ دکھ اٹھانے بھی ضروری ہیں۔ کچھ اپنے اختیار سے اور کچھ قضاء و قدر سے۔ خوف کئی قسم کا ہے خوف اللہ کا۔ دشمن کا۔ ارتداد کا۔ پھر بعض وقت جوع بھی اختیار کرنا ہوگی۔ روزہ رکھنے سے یا خیرات اس قدر کہ اپنے پر فاقہ اٹھالو۔ پھر اپنے مالوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرکے گھٹا دو۔

کیونکہ ہم سب الٰہی رضا کے لئے ہیں۔ جس طرح معافی ہو اسے راضی کریں۔

یہ مصائب یہ دکھ بشتیؐ کی تحت میں ہیں یعنے ما بعد الموت نہیں ان کا انعام ملیگا۔ مصائب کے بدلے بہتر سے بہتر بدلہ خاص رحمتوں کا وعدہ۔ آئندہ ہدایت کی راہیں کھولدینگے۔

نکات

حسبنا کتاب اللّٰہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت

میں کچھ لکھنا چاہا اور فرمایا ملکے لا تضلوا بعدہ پر حضرت عمرؓ نے حسبنا کتاب اللہ کہہ کر تسلی دیدی کہ آپ اطمینان رکھیں ہم آپکے منشا کو خوب سمجھتے ہیں۔ کتاب اللہ پر قائم رہیں گے جب آپنے سمجھا کر دوسری ہدایت کو خوب سمجھتے ہیں۔ تو پھر کچھ لکھنے کی ضرورت نہ سمجھی۔

وحدت یہ خدا کا خاص فضل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لو انفقت ما فی الارض جمیعا ما الفت بین قلوبھم دلوں میں تالیف کا پیدا کرنا یہ ایک اعجاز ہے جو خاص مسیح کے ہاتھ سے ظاہر ہوا۔ ورنہ ساری دنیا کے اموال بھی جمع کریں تو دل نہیں جمع ہو سکتے۔

ذوق کی باتیں

یہ سلسلہ بدیں عرصہ سے شروع ہے جب کبھی ایسی کوئی بات میرے دل میں آتی ہے۔ تو میں اس عنوان کی ماتحت اسے لکھدیتا ہوں۔

۱۔ مسیح موعود اس لئے آیا کہ کسر صلیب کرے صلیب کی تمام عمارت کی بنیاد مسیح ناصری کی زندگی پر ہے آپنے اس کی موت کو ایک عالم پر ثابت کر دیا آپ کی کوئی تقریر کوئی تحریر وفات مسیح کے ذکر سے خالی نہ جاتی تھی یہ عزم استقلال صرف نبیوں کا حصہ ہے باوجود مخالفت شدیدہ اور طرح طرح کی مشکلات کے آپکے اس قول میں مطلق فرق نہیں آیا پھر چونکہ یہ بات پورے جوش اخلاص سے نکلتی تھی اسلئے تقریباً تمام مخاطبین اس کے قائل ہو گئے۔

سب لوگ جانتے ہیں کہ اب جب ہم مخالف کلمہ گویوں سے گفتگو کرتے۔ تو وہ وفات مسیح کی نسبت کوئی ذکر نہ چھیڑتے تھے۔ بلکہ یہ کہتے کہ اسے جانے دو ہمیں مرزا صاحب کا مسیح موعود ہونا ثابت کر دو۔ حالانکہ اس کی بنیاد حیات وممات مسیح پر تھی۔ ان کے علاوہ تمام دانشمندان یورپ وامریکہ بھی اس بات کو تسلیم کر چکے ہیں۔ کہ مسیح مر چکا۔ اور اب وہ زندہ نہیں۔ خود آپ کی تعلیم کا اثر مریدوں پر اسقدر ہوا۔ کہ جو ان میں سے اپنی شقاوت ازلی وبدعملی کی وجہ سے مرتد ہوئے وہ بھی باوجود سخت مخالف ہونے کے اس عقیدہ سے نہ پھرے کہ مسیح مر چکا ہے۔ چمن کے چراغ دین اور پٹیالہ کے عبد الحکیم کے حالات سے ظاہر ہے۔ کہ وہ بڑے زور سے وفات مسیح کے عقیدہ پر قائم ہے پس وہ ہر قل والی بات بالکل ٹھیک نکلی جس آپ کی قوت قدسیہ اور اثر تعلیم کا دشمن کو بھی قائل ہونا پڑتا ہے۔

پھر جیسے میرے آقا نے قول سے ثابت کیا کہ مسیح مر چکا ایسا ہی فعل سے اسپر شہادت دی کہ "جو مسیح ہو اس کے لئے بھی مرنا ضروری ہے۔"

۲۔ کیا ہی مبارک ومفید ہے وہ زندگی جسکی وفات کسی بڑے اسلامی مسئلہ کو حل کر دے شیعہ اب تک صدیق اکبرؓ کی خلافت پر معترض ہیں اور حضرت علی وفاطمہؓ کی نسبت بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے بیعت نہ کی اور کہ صحابہ میں سخت اختلاف ہوا۔

ہم نے اپنی آنکھوں سے ایک نظارہ دیکھا ہمارے مسیح کی وفات کے بعد سید محمود ان کے وہ لائق فرزند ارجمند موجود تھے جن کے اس ہژدہ سالہ عمر میں تقوےٰ وطہارت خشوع خضوع وانابت الی اللہ وعالمانہ قوت بیانیہ وتحریر یہ کو لطور اعجاز پیش کیا جا سکتا ہے۔ ان کے بجائے باپ قابل التعظیم میر ناصر نواب پھر داماد نواب محمد علی خان یہ سب ہر طرح اس بات کے قابل تھے۔ کہ اگر وہ خلیفے بنائے جاتے۔ تو قوم انہیں بطیب خاطر قبول کرتی مگر ایک ایسے شخص کا جو نہ اس قوم سے ہے نہ فارسی النسل نہیں بلکہ عربی النسل ہے نہ خاص علاقہ قرابت رکھتا ہے بلا اختلاف امیر المومنین تسلیم کیا جانا کیا ہمیں یہ نہیں بتاتا۔ کہ اگر احمدؑ کا غلام اپنی قوم میں یہ وحدت کی روح پھونک سکتا ہے تو کیا خود احمدؑ میں یہ قوت قدسیہ نہ تھی۔

۳۔ حضور کے وصال کے بعد اکثر احمدی احباب کے منہ سے یہ فقرہ بیساختہ نکلا۔ کہ "اب وحی بند ہو چکی"۔ اس قول سے میرے نزدیک ایک بہت بڑا مسئلہ حل ہوا بعض صحابہ کرامؓ سے بھی یہی لفظ روائیت کئے گئے ہیں جن سے استدلال کیا جاتا ہے۔ کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی بند ہے حالانکہ اس سے وہی مطلب تھا جو ہمارے احمدی بھائیوں کا ہے یعنی موجودہ صورت حالات ایسی ہے کہ اب کوئی وحی نہیں جب تک خدا تعالیٰ دوسری قدرت کو بھیج وغیرہ ہمارے لئے نہ بھیجدے۔

۴۔ ہمارا مسیح جیسا کہ نادان مخالف سمجھتا ہے اگر دنیا پرست ہوتا اور دنیا کے لئے اوس نے یہ دوکان لگائی ہوتی۔ تو ضرور اپنا جانشین اپنی اولاد میں سے کسی کو مقرر کر جاتا کیونکہ ایک دنیا پرست سے ناممکن ہے کہ وہ اپنی عمر کی کمائی اور محنت کا ثمرہ کسی غیر کے سپرد کر جائے۔ اور یہ تو سب مانتے ہیں کہ آپ اگر ایسا کوئی حکم بلکہ اشارہ تک بھی فرما دیتے تو سب احمدی اس پر عمل کرنا اپنی سعادت دارین سمجھتے۔ مگر آپنے ایسا نہیں کیا حالانکہ اپنی وصیت لکھی جیسا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ کیا پس صاف ثابت ہے کہ دونوں آپ خدا کی طرف سے مامور تھا اور دنیا کی ذرا بھی ہوس ان میں نہ تھی۔ اللّٰہم صل علیہ وسلم

۵۔ آپکا علم کلام بھی کیا نرالا تھا ایک چھوٹی سی دلیل سے مخالف کو ساکت کیا جا سکتا۔ مثلاً یہ کہ جو دعوےٰ کرو اس کی دلیل بھی اپنی کتاب سے دو۔ صرف اسی اصل کو ہاتھ میں لیکر کوئی گفتگو کرے تو انجیل و وید والے بھاگتے نظر آتے ہیں۔ دوسرا اصل تھا کہ جس مذہب میں ہو اس کا کوئی امتیازی نشان دکھلاؤ اس کے مقابلہ میں بھی کوئی مذہب نہیں آسکتا۔

۶۔ یہ عجیب بات ہے کہ باوجود اس کے کہ سیدی ومولائی کی وفات پر مخالفانہ آرٹیکل شائع ہوئے مگر یہ سب نے بالاتفاق تسلیم کیا۔ کہ اپنے اپنے کام میں اچھی کامیابی حاصل کی۔ (میں اس کے متعلق تمام اخبارات کے حوالہ بھی انشاء اللہ دونگا) یہ کامیابی بھی آپ کی حقیت کا ثبوت ہے۔

۷۔ یہ امر قابل غور ہے کہ باوجودیکہ انبیاء بنی اسرائیل ہر نبی کے بعد دوسرے کی پیشگوئی کرتے رہے مگر کئی ان میں سے ایسے ہیں کہ جو سوائے معدودے چند کے جو غیر بیت من المسلمین کے مصداق تھے اپنے ماننے والے نہ بنا سکے۔ مگر ایک نبی آیا جب کہ تمام قوم کا متفق طور سے یہ عقیدہ تھا کہ اب کوئی نبی نہ ہو گا اور پھر اس نے چار لاکھ انسان کو اپنا متبع بنالیا کیا یہ خدا کا خاص فضل نہیں کیا ہمیں اس کلمۃ اللہ کی قوت قدسیہ وروحانیہ پر ایمان نہیں لانا چاہیئے۔

۸۔ لوگ آجکل بعض پیشگوئیوں پر گفتگو کرتے ہیں مگر میں کسی اور ہی عالم میں ہوں میں کہتا ہوں ہمیں اس دستور العمل کی ضرورت ہے جس سے ہم دنیا وآخرت میں آرام اور ترقیات کے اعلیٰ مدارج پر پہونچ جاویں میری نظر مسیح کی تعلیم پر ہے مجھے اس تعلیم سے اعلیٰ کوئی تعلیم دکھاؤ ضرورت تو تعلیم کی ہے۔ جو اصل مقصد ہے۔ پس میں اسبات کو کیا کروں کہ فلاں پیشگوئی معرض التوا میں آگئی۔

ؔ یہ نیچ مبالغہ کے رنگ میں نہیں کہا واقعی بات ہے صاحبزادہ والا تبار جب کسی مشکل مسئلہ اسلامی پر تقریر یا تحریر فرماتے اور ایسے ایسے نکات بیان کرتے ہیں جو نعماء جنت کی طرح ما خطر علی قلب بشر ہو جاتے ہیں تو سوا اس بات کے تسلیم کرنیکے چارہ نہیں ہوتا۔ کہ یہ خاص فضل خداوندی ہے

ڈائری

القول الطیب

(وفات سے قریباً ۲۰ گھنٹے پہلے کی تقریر)

لاہور ۔ ۲۵ ۔ مئی ۱۹۰۸ء ظہر

سلسلۂ نبوت ایک شخص سرحدی آیا بہت شوخی سے کلام کرنے لگا۔ اس پر فرمایا۔ میں نے اپنی طرف سے کوئی اپنا کلمہ نہیں بنایا نہ نماز علیحدہ بنائی ہے بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کو دین و ایمان سمجھتا ہوں یہ نبوت کا لفظ جو اختیار کیا گیا ہے صرف خدا کی طرف سے ہے جس شخص پر پیشگوئی کے طور پر خدا تعالےٰ کی طرف سے کسی بات کا اظہار بکثرت ہوتا ہے اسے نبی کہا جاتا ہے۔ خدا کا وجود خدا کے نشانوں کے ساتھ پہچانا جاتا ہے اسی لئے اولیاء اللہ بھیجے جاتے ہیں۔ مثنوی میں لکھا ہے۔ آں نبی وقت باشد اے مرید محی الدین ابن عربی نے بھی ایسا ہی لکھا ہے حضرت مجددؒ نے بھی یہی عقیدہ ظاہر کیا ہے پس کیا سب کو کافر کہو گے یاد رکھو یہ سلسلہ نبوت قیامت تک قائم رہے گی۔

مجدد کی ضرورت اس پر اس سرحدی نے سوال کیا کہ دین میں کیا نقص رہ گیا تھا جسکی تکمیل کے لئے آپ تشریف لائے۔ فرمایا۔ احکام میں کوئی نقص نہیں۔ نماز۔ قبلہ زکوٰۃ کلمہ وہی ہے۔ کچھ مدت کے بعد ان احکام کی بجا آوری میں سستی پڑ جاتی ہے بہت سے لوگ توحید سے غافل ہو جاتے ہیں تو وہ اپنی طرف سے ایک بندے کو مبعوث کرتا ہے جو لوگوں کو ازسرنو شریعت پر قائم کرتا ہے سو برس تک سستی واقع ہو جاتی ہے۔ ایک لاکھ کے قریب تو مسلمان مرتد ہو چکا ہے۔ ابھی آپ کے نزدیک کسی کی ضرورت نہیں۔ لوگ قرآن چھوڑتے جاتے ہیں سنت نبوی سے کچھ غرض نہیں اپنی رسوم کو اپنا دین قرار دے لیا ہے اور ابھی آپ کے نزدیک کسی کی ضرورت نہیں۔

اس پر اس شخص نے کہا کہ اس وقت تو سب کافر ہو گئے کوئی تیس چالیس مومن رہ جائیں گے۔

فرمایا کیا مہدی کے ساتھ جو مل کر لڑائی کریں گے وہ سب کافر ہی ہوں گے۔

آپ نے کیا اصلاح کی پھر اس شخص نے پوچھا کہ آپ نے کیا اصلاح فرمائی۔ فرمایا۔ دیکھو جلالہ کہ سنت زیادہ آدمیوں سے میرے ہاتھ پر فسق و فجور اور دیگر گناہوں اور فاسد عقیدوں سے توبہ کی۔ انسان جب فسق و فجور میں پڑ جاتا ہے تو کافر کا حکم رکھتا ہے۔ کوئی دن نہیں گذرتا جب کئی اشخاص توبہ کرنے کے لئے نہیں آتے۔ ہر امر میں اللہ کی طرف رجوع کرنا ایک بڑی بات ہے مسلمانی صرف یہی نہیں جیسے تم سمجھتے ہو۔ نیکی کرنا نہایت مشکل کام ہے۔ ریاکاری کے ساتھ عمل باطل ہو جاتا ہے یہ زمانہ ایسا زمانہ ہے کہ اخلاص کے ساتھ عمل کرنا مشکل ہے دنیا کی طرف لوگوں کی توجہ ہے۔ ہر صدی کے سر پر اسی قسم کی غلطیوں کو مٹانے اور توجہ الی اللہ دلانے کے لئے مجدد کا وعدہ دیا گیا ہے اگر ہر صدی پر مجدد کی ضرورت نہ تھی۔ بلکہ بقول آپ کے قرآن کریم اور علماء کافی تھے۔ تو پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتراض آتا ہے۔ حج کرنے والے حج کرتے ہیں زکوٰۃ بھی دیتے ہیں روزے بھی رکھتے ہیں۔ پھر بھی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سو برس کے بعد مجدد آئیگا۔ مخالفین بھی اس بات کے قائل ہیں اگر میرے وقت میں ضرورت نہ تھی تو پیشگوئی باطل جاتی ہے۔ غیب کا حال تو اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔

ویل للمصلین الذین هم عن صلاتهم ساهون

یعنی لعنت ہے اُن نمازیوں پر جو اپنی صلوٰۃ کی حقیقت سے بےخبر ہیں۔ پس فلاح وہی پاتا ہے اور وہی سچا مومن کہلاتا ہے جو نیکی کو اس کے لوازم کے ساتھ کرتا ہے۔

یہ بات اس زمانہ میں بہت کم لوگوں میں موجود ہے پس ان اندرونی بیرونی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے میں اپنے وقت پر آیا۔ اگر میں خدا کی طرف سے نہیں تو یہ سلسلہ تباہ ہو جاویگا۔ اگر میں خدا کی طرف سے ہوں۔ تو یاد رکھو کہ پھر مخالف ناکام رہیں گے۔

فاضل امروہی کی ایک تحریر

اصل مضمون حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی ثم قادیانی نے زبان عربی میں لکھا تھا جو گذشتہ اخبار بدر میں شائع ہو چکا ہے۔ اصل مضمون کا ترجمہ تفسیری جو حضرت مولانا نے کیا ہو ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہو۔ ایڈیٹر۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ❊ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرتنا امیرنا امام جماعت مومنین کے اور حکمت نظری و عملی کے کامل ہونے والے یعنی مولانا نور الدین صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعض امور خارجیہ اور نیز خاکسار کا جوش قلبی یہ دو محرک ہوئے ہیں کہ الانا چند سطر کو میں اخبارات میں شائع کردوں۔ اور وہ سطور یہ ہیں کہ میرا اعتقاد آپ کی جناب عالی میں اول بعثت و بیعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ ہے کہ بیشک آپ حضرت اقدس کے ساتھ بڑی اُلفت اور اُنس رکھنے والے ہیں گویا مجسم الفت اور اُن کے امین تھے اکثر مشوروں اور دینی معارف اور یقینی اسرار میں بمنزلہ اون کے قلب مبارک کے تھے جماعت احمدیہ میں در بارہ اخلاص و ایمان آپ سب سے زیادہ بڑھکر ہیں۔ آپ کا یقین و عرفان سب سے زیادہ بڑھا ہوا ہے اور اللہ تعالےٰ کا خوف آپ کو سب سے زیادہ تر ہے جیسا کہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے جو علماء ربانی ہیں وہی زیادہ تر اوس سے خوف کرتے ہیں۔ معہذا آپ کے ماسوی اللہ سے کمال درجہ پر غنا اور بےپروائی بھی سب سے زیادہ ہے۔ امام ہمام نے اپنی کتابوں میں آپ کے مناقب سب سے زیادہ بیان فرمائے ہیں اسلئے آپ کا مرتبہ سب سے زیادہ تر ہے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصدیق اس وقت کی کہ جسوقت تمام آدمیوں نے تکذیب کی تھی اس لئے میں اعتقاد رکھتا ہوں کہ صدیق ثانی ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ والذی جاء بالصدق وصدق به ۔ اول جملہ کے مصداق حضرت مسیح موعود تھے کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے سچی باتیں اور سچے الہامات لائے تھے جن کو اللہ تعالےٰ نے اپنی موت طبعی سے وفات دیدی جیسا کہ براہین احمدیہ میں یہ الہام موجود ہے یعیسی انی متوفیك الایۃ یعنی اے عیسیٰ اگرچہ تمام لوگ تیرے قتل کرنے اور ہلاک کرنے میں بہت کوشش کریں گے۔ مگر میں تجھ کو موت طبعی سے وفات دونگا اور تمام اون عیوب سے جو منکرین تجھے لگاتے ہیں۔ میں تجھ کو اون سے پاک و صاف رکھوں گا اور جو لوگ جماعت کے تیری پیروی اور اتباع کریں گے۔ میں اون کو منکرین پر قیامت تک غالب اور فائق رکھوں گا پس اس وقت تم ہی اول مصداق صدق به کے ہو اور بمنزلہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دین اور جماعت احمدیہ میں اس کے نائب ہو۔ پس میں نے اس لئے صدق دلی اور اخلاص قلبی سے واسطے تائید کرنے دین اسلام کے بقدر اپنی طاقت اور وسع کے آپ کے ہاتھ پر بیعت طاعت

کی ہے اگرچہ بعض ضعیف الایمان اس کے خلاف ہو اور اول امر میں میرے قلب کو کوئی تردد اس بات کا واقع نہیں ہوا بجز اس کے کہ بعض آیات کی تفاسیر جو آپ کرتے ہیں وہ میری سمجھ میں نہیں آئیں اور فوراً اسی وقت کہ حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے یہاں کے رفیقوں سے علیحدہ کر کر ملاء اعلیٰ کی رفاقت میں پہونچا دیا۔ میں نے اسیوقت ایک ر آپ کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ آپ ہمارے صدیق ہیں اور ہم آپ کی تابع ہیں۔ ہاں آپ جو بعض آیات کی تفسیریں ایسی فرماتے ہیں جو میری سمجھ میں نہیں آئیں یہ تو اپنا اپنا مذاق ہے۔ جو زمانہ حال کے موافق آپکے مذاق میں تفسیراً آجاتا ہے یہ امر دوسرا ہے اور اس سب سے علیحدہ یہ چند سطریں میں نے اس لئے شائع کی ہیں کہ بعض وہمی لوگ میرے قلب کی حالت کو مخالفت اس تحریر سے گمان نہ کریں۔ کلا و حاشا۔

اسلئے اب آپ کو ضروری ہے کہ ہم سب مومنین جماعت کے لئے مثل شفیق باپ کے ہو جاویں تاکہ جملہ مومنین بمنزلہ آپکے عیال کے رہیں کیونکہ آپ نے اس وقت وہ بوجھ اٹھایا ہے جسکے اٹھانے سے ہم سب عاجز ہیں۔ اس پر بھی خدا کی اس بیعت اطاعت سے پھیرے گا۔ اللہ تعالیٰ کے دین و رجس بات کو کہ مسیح موعودؑ لائے تھے۔ کچھ ضرر نہیں پہونچا سکیگا اور جو کوئی اس نعمت کا شکریہ ادا کریگا کہ آپنے ایسے بوجھ کو اٹھایا بجا لاوے گا اور آپ کی نصرت میں ہمہ تن متوجہ ہو جائیگا۔ اللہ تعالیٰ اوس کو دین و دنیا میں جزا اسے احسن عطا فرماویگا انشاء اللہ تعالیٰ دین کی تائید میں بجو ل د قوت میں آپ کا فرمانبردار ہوں اللہ تعالیٰ اپنی نصرت کے ساتھ آپ کی تائید کرے اور آپکے سینہ مبارک کو اپنے انوار سے روشن اور منور کرے اور میں یہ بھی امید رکھتا ہوں کہ جماعت میں سے کوئی شخص اس بارہ میں آپ پر کسی طرح کی نکتہ چینی یا عیب گیری نہیں کریگا خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود کی وفات انبیائ اولو العزم کی وفات کے مانند ہے اور مشابہت رکھتی ہے میں انشاء اللہ تعالیٰ ایک رسالہ وفات الانبیاء کے بارہ میں لکھوں گا۔ تاکہ لوگوں پر واضح ہو جائے کہ جس شان کذائی سے حضرت مسیح موعود کی وفات واقع ہوئی ہے (کہ چند امور منتظر الوقوع باقی تھے) اور آپ کی وفات ہوگئی۔ اسی طرح سے اس وفات کا وقوع تھا [illegible] تاکہ حضرت مسیح موعود کی مماثلت دیگر انبیاء کے ساتھ ثابت ہے اور اس وفات کذائی سے واقع ہونا ان کی وفات

کا آپ کی صداقت دعاوی اور صداقت ماموریت کی دلیل ہو جیسا کہ الہامات الوصیۃ وغیرہ میں مندرج ہو چکا ہے ۱۹۰۵ء اور دیکھو جری اللہ فی حلل الانبیاء وغیرہ وغیرہ الہامات کو اور سوائے اس کے اور بہت سے الہامات ہیں۔ میں آپکو اسلئے اطلاع کی ہے کہ آپ دعا کریں کہ اس رسالہ کی تحریر میں اللہ تعالیٰ میری تائید کرے۔ ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء روز چار شنبہ

سید محمد احسن امروہوی

تاریخ وفات حضرت مسیح موعودؑ

برادرم مکرم جناب مفتی صاحب ایدک اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ خدا تعالیٰ کے ان خاص فضلوں سے جو عاجز اکمل پر ہیں ایک فضل ہے جو آج رات کو دعا کے بعد ہوا کہ سیدی و مولائی حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام کی تاریخ وفات میرے دل میں آئی

قُل یا عیسیٰ اِنّی متوفیک و رافعک اِلیّ

اس کے اعداد ۱۳۲۶ھ ہیں۔

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

عاجز محمد ظہور الدین اکمل

تاریخ وفات

ایک قطعہ تاریخ وفات پر حکیم محمد حسین صاحب احمدی احمد آبادی نے تحریر فرمایا ہے جس میں سے چند اشعار درج ذیل ہیں۔

مسیح و مہدی موعود مسعود ٭ کہ نور حق و رخشید از جمالش

دین عالم خدا او را فرستاد ٭ کہ یابد خلق فیضان کمالش

کمربستہ پئے اسلام ٭ نمود اظہار جبروت و جلالش

چو او مامور و مغفور بند الخ ٭ شدہ مغفور سال انتقالش

۱۳۲۶ھ

تاریخ وفات

جو جناب خواجہ یوسف شاہ صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر نے لکھی ہے۔

تو ہے غفار اور ہے ستار

اسرا ہے [illegible] ہمسر

بخشدے [illegible]

قادیانی [illegible]

تاریخ وفات حضرت مسیح

از مولوی قمر الدین صاحب کن کنجاہ

غلام احمد صاحب قادیانی رحمۃ اللہ علیہ

ولی مرزا غلام احمد خاص ٭ رفت زین جا بعالم نور

تابع دین احمد عربی ٭ ماحی رسمہائے فسق و فجور

رہنمائے اطاعت خالص ٭ کرد تبلیغ قیصر و مغفور

بر زبانش دم مسیحائی ٭ حبذا در قلم لوامع طور

در زمان مذاہب شتا ٭ ماند دائم مظفر و منصور

حرب او روز و شب بزور قلم ٭ نے بہ شمشیر و دشنہ و ساطور

اہل دنیا بحلقہ ماتم ٭ مرحبا گفتہ اند اہل قبور

سفلگان را جائے شادمانی نیست ٭ ترک این دار لازم است ضرور

ہادیہ ہست مادی کفار ٭ محی دین محمدی زین دور

اے مخالف خمش مکن باشد ٭ خالق الخلق خود بیوم نشور

در دہانت زبان چو کلگیر است ٭ گل کند بے گمان بشمع شعور

یاد میکن ورا برحمت حق ٭ زانکہ ہست این طریقہ ماثور

گفت ہاتف بگوش من در شب

سال ہجری ز رحلتش مغفور

۱۳۲۶

انجمن سرگودہ نے خبر وفات پر کیا کیا

جناب ایڈیٹر صاحب دام ظلہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ انجمن احمدیہ سرگودہ کا جلسہ آج بروز اتوار بتاریخ ۳۱ مئی بمقام مسجد احمدیہ سرگودہ منعقد ہوا۔ حضرت مرزا صاحب مرحوم و مغفور کے محامد و محاسن مختلف اصحاب نے بیان فرمائے۔ اور حضرت صاحب کیلئے نماز جنازہ مکرر پڑھی گئی۔

عاجز راقم نے یہ تجویز پیش کی کہ حضرت مرزا صاحب کی روح مبارک کو ثواب پہنچانے کی غرض سے تمام احباب حسب توفیق چندہ دیں۔ چنانچہ اس تجویز کے مطابق مفصلہ ذیل احباب نے چندہ عطا فرمایا۔ اور انجمن نے یہ بھی قرار دیا کہ صدر انجمن احمدیہ اس رقم کو جہاں چاہے [illegible] خرچ کرے۔ فہرست چندہ حسب ذیل ہے۔

حافظ عبد العلی صاحب عہ۔ منشی محمد سعید صاحب اہلمد سرگودہ عہ۔ مولوی عبد اللہ صاحب امین نہر جہلم کوٹ عہ۔ مولوی محمد علی صاحب بدوملی ضلع سیالکوٹ عہ۔ چودھری غلام حیدر نمبردار چک ۳۴ جنوبی عہ۔ چودھری غلام محمد صاحب ٹھیکیدار عہ۔ مولوی محمد صدیق صاحب سرگودہ عہ۔ چودھری راجہ خان صاحب سرگودہ عہ۔ حاجی عبد اللہ خان صاحب نقل نویس سرگودہ عہ۔ بابو احمد دین صاحب اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر عہ۔ مولوی فضل الٰہی صاحب سرگودہ عہ۔

عاجز عبد العلی۔ صدر مجلس انجمن احمدیہ سرگودہ

مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۸ء

دفتر بدر قادیان سے طلب کرو

اس دفعہ فہرست میں بہت سی نئی کتابوں کا ذکر ہے احباب غور سے مطالعہ فرماویں

ایک قابل دید نئی تصنیف

معیار الصادقین

یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے اس میں ایسے سات اصول بتلائے گئے ہیں جن کے زیر نظر رکھنے سے مامورین اللہ کی شناخت میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے اور اسی ضمن میں وفات مسیح اور مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت قرآن مجید سے دیا ہے۔ اور مخالف علماء کے عقائد کو انہی کی کتابوں سے ایسے طرز میں لکھا ہے کہ ایک دوسرے کے متناقض ثابت ہو کر اپنی تردید آپ کرتے ہیں پھر بتایا ہے کہ کامیاب زندگی کیونکر حاصل ہو سکتی ہے اور حضرت مرزا صاحب کی تعلیم اور ان [illegible] دیگر علماء سے پیش کیا ہے غرض کہ آج کل کے [illegible] کیلئے و ایسے منصف مزاج کے لئے یہ رسالہ نہایت ہی مفید ثابت ہوگا۔ ۲۰ پونڈ کے عمدہ کاغذ پر قریباً ۲۶۸ صفحہ حجم ہے۔ باوجود خرچ کثیرہ کے قیمت صرف ۸ر رکھی گئی ہے۔

دفتر بدر قادیان سے طلب کیجائے

ظہور المسیح ۔ یہ ۱۴۰ صفحے کی کتاب بھی اکمل صاحب کی تصنیف ہے۔ اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور اسے لکھتے وقت مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی درہ درانی غایت المقصود کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے۔ آیت وعد اللہ الذین آمنوا منکم (سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملت مولانا عبد الکریم مرحوم نے اسی کتاب کی نسبت لکھ کر

[illegible] پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص

کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت صرف ۸ر کرنگی ہے۔

براہین احمدیہ

یہ حضرت مہدی اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس سے اسلام کی صداقت کا ڈنکا کل عالم پر بٹھا دیا۔ اسی میں وہ الہامات ہیں جو آج پورے ہو کر ہم سبوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفوں پر حجت کے تمام کا موجب ہو رہے ہیں۔ قریباً ۶۰۰ صفحہ کی ولایتی کاغذ پر نہایت خوشخط اعلیٰ چھپی ہوئی کتاب ہے جو [illegible] پانچ روپے کے بجائے [illegible] تین روپے میں دی جاتی ہے [illegible]

جلد منگواؤ

درثمین ۔ حضرت اقدس کی تمام نظموں کا [illegible] مجموعہ مجلد [illegible] بجائے چھ آنہ کے اور بے جلد [illegible] چار آنے

شہزادہ عبد اللطیف (?) [illegible] ۔ یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب [illegible] کی تالیف کی ہے نہایت عمدہ و پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر رسالہ ہے جس میں آپ کی صداقت بدلائل و براہین ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۶۲ صفحے۔ قیمت ۸ر احباب جلد منگوائیں۔

کرشن لیلا ۔ ہندی نظم۔ منظومہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نہایت عجیب دلچسپ۔ جس میں ایک ہرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے قیمت ۸ر

سر الشہادتین ۔ مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ والسماء سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہایت لطیف کتاب ہے اور ایسے نکات روپے کو بھی گران نہیں۔ قیمت ار

غلامی اور عصمت انبیاء ۔ ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۳ر۔ عصمت انبیاء ۷ر

طریقہ احمدیہ ۔ مصنفہ اکمل آف گولیکی۔ اس منظوم پنجابی رسالہ میں تمام احمدیہ عقائد و نماز روزہ کے مسائل کا بدلائل ذکر ہے۔ چند جلدیں باقی ہیں۔ قیمت ار

جنگ مقدس ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے اور قابل دید ہے قیمت ۱۰ر

حیرت ملا کی حیرانی ۔ مسیح موعود کی تائید اور میرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت دلچسپ خود حیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا تناقض ثابت کرکے اسے نادم کیا گیا ہے۔

اسلام کی پہلی کتاب ۔ احمدی بچوں کے لئے اردو میں عمدہ مدلل کتاب ہے جس میں سلسلہ احمدیہ [illegible] صداقت کو ثابت کیا گیا ہے۔ اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۴ر

فتح دین ۔ یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے۔ وفات مسیح کا بیان نہایت عمدہ ہے۔ قیمت ۴ر

نظم مستورات ۔ [illegible] ۔ قیمت ۱ر

کامن احمدی ۔ [illegible] قیمت ۴ر

آئینہ کشمیری ۔ طالب علموں کیلئے بہت مفید ہے۔ قیمت ار

کامن احمدی ۔ قیمت ۱ر

مجموعہ فتاوی احمدیہ کی خاص رعایت

یہ وہی مفید عام فقہ احمدی کی کتاب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان و قلم سے نکلی ہے جس کی فہرست مضامین اخبار الحکم ۲۴ جنوری و بدر مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۸ء میں شائع ہو چکی ہے ہر احمدی کے پاس ہونی چاہیئے قیمت ایک نسخہ کامل یعنی ہر سہ جلد عہ اور محصول ۳ر ہے لیکن ملکر چار نسخہ کامل خریدنے والے کو محصول معاف ہے اور چھ نسخہ کامل کے خریداروں کو محصول بھی معاف اور تیسری جلد مجموعہ فتاوی احمدیہ کی ہر ایک ایسے خریدار کو مفت ملیگی۔ مجموعہ فتاوی احمدیہ کے ملنے کا پتہ

المشتہر

مولوی محمد فضل خان احمدی۔ ڈاکخانہ و مقام چنگہ بنگیال تحصیل گوجر خان ضلع راول پنڈی پنجاب

ممیرا ۔ عمدہ ممیرا احمد نور صاحب کابلی سے [illegible] منگوائیے۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا۔